بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — ڈی نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	یکم تبوک ۱۳۴۲ہش ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ یکم ستمبر ۱۹۶۳ء	نمبر ۲۰۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳۱ اگست بوقت پونے آٹھ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو کچھ اعصابی بے چینی کی تکلیف رہی۔ رات نیند آگئی۔ اِس وقت طبیعت بفضلہ تعالےٰ بہتر ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو لوگ صبر اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہتے ہیں وہ بالآخر اپنے مقصد کو پا لیتے ہیں

دعاؤں کے معاملہ میں جلدبازی کرنے اور تھک کر رہ جانے والے کامیاب نہیں ہو سکتے

"دعا کی ایسی ہی حالت ہے جیسے ایک زمیندار باہر جا کر اپنے کھیت میں ایک بیج بو آتا ہے۔ اب بظاہر تو یہ حالت ہے کہ اس نے اچھے بھلے اناج کو مٹی کے نیچے دبا دیا۔ اس وقت کوئی کیا سمجھ سکتا ہے کہ یہ دانہ ایک عمدہ درخت کی صورت میں نشوونما پا کر پھل لائیگا۔ باہر کی دنیا اور خود زمیندار بھی نہیں دیکھ سکتا کہ یہ دانہ اندر ہی اندر زمین میں ایک پودا کی صورت اختیار کر رہا ہے۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ تھوڑے دنوں کے بعد وہ دانہ گل کر اندر ہی اندر پودا بننے لگتا ہے اور تیار ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا سبزہ اوپر نکل آتا ہے اور دوسرے لوگ بھی اس کو دیکھ سکتے ہیں۔ اب دیکھو وہ دانہ جس وقت سے زمین کے نیچے ڈالا گیا تھا۔ دراصل اسی ساعت سے وہ پودا بننے کی تیاری کرنے لگ گیا تھا۔ مگر ظاہر بین نگاہ اس سے کوئی خبر نہیں رکھتی اور اب جبکہ اس کا سبزہ باہر نکل آیا تو سب نے دیکھ لیا۔ لیکن ایک نادان بچہ اس وقت یہ نہیں سمجھ سکتا کہ اس کو اپنے وقت پر پھل لگے گا۔ وہ یہ چاہتا ہے کہ کیوں اسی وقت اس کو پھل نہیں لگتا۔ مگر عقلمند زمیندار خوب سمجھتا ہے کہ اس کے پھل کا کونسا موقعہ ہے۔ وہ صبر سے اس کی نگرانی کرتا اور غور و پرداخت کرتا رہتا ہے اور اس طرح پر وہ وقت آجاتا ہے کہ جب اس کو پھل لگتا ہے اور وہ پک بھی جاتا ہے۔ یہی حال دعا کا ہے۔ اور بعینہٖ اسی طرح دعا نشوونما پاتی اور مثمر بثمرات ہوتی ہے۔ جلدباز پہلے ہی تھک کر رہ جاتے ہیں اور صبر کرنیوالے مآل اندیش استقلال کے ساتھ لگے رہتے ہیں اور اپنے مقصد کو پا لیتے ہیں۔" (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۱۴)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی کی تشویشناک علالت

طبیعت بہت خراب ہے، غنودگی کی کیفیت ہے

لاہور ۳۱ اگست ساڑھے چھ بجے صبح (بذریعہ فون)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی کی طبیعت رات بہت خراب رہی۔ ۱۰۳ کے قریب بخار رہا۔ غنودگی کی کیفیت ہے۔ سینہ پر بھی اثر ہے ؛

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت میاں صاحب مد ظلہ العالی کو اپنے فضل سے صحت عطا فرمائے آمین

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۱ اگست۔ کل یہاں پر نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے دعا کی اہمیت واضح کی اور اسلام کے غلبہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔

ایک احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

مکرم کریم اللہ صاحب زیدی ابن مکرم صوفی خدا بخش صاحب زیدی نے امسال کراچی یونیورسٹی سے ایم۔ ایس سی فائنل organic chemistry میں فسٹ ڈویژن سے پاس کیا ہے اور $\frac{729}{1100}$ نمبر لے کر کراچی یونیورسٹی میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کی ہے اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

ضروری اطلاع

جامعہ احمدیہ میں موسمی تعطیلات ۶ ستمبر کو ختم ہو رہی ہیں ۷ ستمبر کو جامعہ باقاعدہ لگے گا۔ تمام طلباء وقت پر جامعہ احمدیہ میں حاضر ہو جائیں ؛

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

انصار اللہ

مقامی مجلس عاملہ کی منظوری سے شوریٰ انصار اللہ مرکزیہ کے لئے تجاویز فوراً بھجوا دی جائیں۔

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ

مبارک تحریک دعا۔ یکم اگست تا ۹ ستمبر

روزانہ تین سو مرتبہ درود۔ نماز تہجد۔ اسلام کے غلبہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں

(معتمد صدر، صدر انجمن احمدیہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم ستمبر ۶۳ء

عیسائیت کا استیصال اور جماعت احمدیہ کی مساعی

(قسط نمبر ۲)

کیا یہ حیرت نہیں ہے کہ ہفت روزہ مذکور کے مدیر محترم بغیر احمدیت کی موجودہ عیسائیت کے خلاف مساعی کا صحیح علم رکھنے کے رائے زنی کر رہے ہیں۔ غالباً مدیر محترم بہتوں کی طرح یہ فرض کئے ہوئے ہیں کہ احمدیت کے متعلق جو بھی غلط سلط بات کہدی جائے گی لوگ آنکھیں بند کرکے ان کی بات پر آمنّا و صدقنا کہدیں گے یہی غلطی ہے جو احراریوں کو لگی ہوئی تھی اور ان سے چھوت کی بیماری کی طرح مودودی صاحب اور ان کے حاشیہ برداروں کو لگ گئی ہوئی ہے۔ چنانچہ مودودی صاحب نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صعود و نزول کے متعلق اپنے رسالہ "ختم نبوت" میں بہت خامہ فرسائی کی ہے اور یہاں تک کہہ دیا ہے کہ بالفرض حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فوت ہوجانا بھی ثابت ہوجائے تو پھر بھی اللہ تعالےٰ ان کو از سرِ نو زندہ کرکے دجّال کو قتل کرنے کے لئے لاسکتا ہے۔ گویا آپ کے خیال میں مُردوں کا از سرِ نو زندہ ہونے کا عقیدہ بھی (العیاذ باللہ) قرآن و سنّت کے خلاف نہیں ہے۔ الغرض مودودی صاحب نے احمدیت کی ضد میں نزول پر بڑا زور مارا ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ اگر وہ اس کی بجائے اپنے نفس امّارہ کو مارتے تو بقول ذوق بڑے موذی کو مار لیتے۔

ایک لطیفہ ملاحظہ ہو۔ مودودی صاحب نے حال ہی میں ایک سوال کے جواب میں جو کچھ فرمایا ہے قابلِ غور ہے۔ ذیل میں ہم سوال اور جواب نقل کرتے ہیں:-

"سوال

کیا اللہ صرف آسمان پر ہے، اگر نہیں تو پھر اسے آسمان کی طرف نسبت کیوں دی جاتی ہے؟

جواب

اللہ ہر جگہ ہے اگر انسان اسے آسمان سے نسبت دیتا ہے تو اس کا مطلب اس کی برتری ہے۔ یہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ اپنے سے اونچے شخص کے لئے اونچی جگہ کا تصور کرے چنانچہ لوگ کسی مصیبت کے وقت جب خدا سے دعا مانگتے ہیں یا اس سے امداد طلب کرتے ہیں تو ان کی نگاہیں خود بخود آسمان کی جانب اٹھ جاتی ہیں۔ قرآن و حدیث میں ادبی زبان استعمال کی گئی ہے اور ان میں ادبی استعارے موجود ہیں۔ اسی طرح آسمان بھی ایک ادبی استعارہ ہے جس کا مطلب بلندی اور برتری ہے۔"

(ہفت روزہ شہاب مورخہ ۵/۸/۶۳ صـ۲۵)

ہم بھی مودودی صاحب سے اس بارے میں ایک سوال کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ ہر جگہ ہے تو قرآن کریم کی آیہ رفعہ اللّٰہ الیہ کے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہے کیا معنی بنتے ہیں۔ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی بجسدہ عنصری اللہ تعالےٰ کے ساتھ "ہر جگہ ہیں"؟

مودودی صاحب آجکل کے بڑے جدید مفسر اپنے آپ کو خیال کرتے ہیں۔ ان کا بھی یہ حال ہے کہ جب احمدیت کی مخالفت کرنی ہوتی ہے تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو نہ صرف آسمان سے اتارتے ہیں بلکہ مُردوں میں سے زندہ بھی کر دکھاتے ہیں تاکہ عیسائیوں کی پوری پوری تائید ہوجائے جو یہی مانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مرکر جی اٹھے تھے اور اسی پر اپنی غلط دینی عمارت تیار کرتے ہیں۔

الغرض مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کا نظریہ خواہ پرانا ہی کیوں نہ ہو مگر یہ حقیقت ہے کہ "وفاتِ مسیح" کو موجودہ عیسائیت کے استیصال کے لئے بنیادی دلیل کے طور پر پیش کرنا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی کارنامہ ہے۔ اور آپ ہی نے بڑے اہتمام سے نہ صرف اناجیل سے بلکہ تاریخ اور آثارِ قدیمہ کے شواہد سے نہ صرف یہ ثابت کیا ہے کہ آپ وفات پاچکے ہیں بلکہ اس سے یہ نتیجہ روزِ روشن کی طرح نکال کر پیش کیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کو مرنے دو تاکہ اسلام زندہ ہو۔

لہٰذا ہم ہفت روزہ کے مدیر محترم سے عرض کرتے ہیں کہ احمدیت کا عیسائیت کے خلاف حربہ دوسو سال پرانا ہونے کی بجائے ایسا ہے کہ جس کا ابھی تک مسلمانوں نے عرفان ہی حاصل نہیں کیا اور نہ معلوم کب تک حیاتِ مسیح کے عقیدہ سے چمٹے رہیں گے۔

ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مزید عبارت پیش کرتے ہیں جسکے مطالعہ سے واضح ہوگا کہ عیسائیت کے استیصال کے لئے جو کام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہے وہ اتنا پُراثر اور کاری ہتھیار ہونے کے باوجود ایسا ہے کہ ابھی تک خود مسلمانوں نے اس کو محسوس نہیں کیا جیسا کہ ہم اوپر مودودی صاحب کے حوالہ سے بتا چکے ہیں۔ اب مندرجہ ذیل عبارت پر غور کیا جائے اور انصاف سے بتایا جائے کہ آج تک یہ کلام آپ سے پہلے کس نے کیا ہے۔ اور اتنا پُراثر حربہ جو موجودہ مسیحیت کی جڑ کاٹ کر رکھ دیتا ہے آپ سے پہلے کس عالم نے استعمال کیا ہے۔ چہ جائیکہ یہ کہا جائے کہ احمدیوں کا طریق دوسو سال پُرانا ہے وہ تو اتنا جدید ہے کہ شاید ابھی دوسو سال لگیں تب شاید جاکر ہمارے اہلِ علم حضرات کے دل سے وہ عقاید نکلیں جو موجودہ مسیحیت کو تقویت دے رہے ہیں۔

مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"پھر میں یہ کہتا ہوں کہ خدا کی طرف سے جو آتے ہیں وہ کوئی بُری بات تو کہتے ہی نہیں وہ تو یہی کہتے ہیں کہ خدا ہی کی عبادت کرو اور مخلوق سے نیکی کرو۔ نمازیں پڑھو اور جو غلطیاں مذہب میں پڑگئی ہوئی ہیں انہیں نکالتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت جو میں آیا ہوں تو میں بھی اُن غلطیوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہوں جو فیج اعوج کے زمانہ میں پیدا ہوگئی ہیں۔ سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کو خاک میں ملا دیا گیا ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اور اہم اور اعلےٰ تعلیم توحید کو مشکوک کیا گیا ہے۔ ایک طرف تو عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع زندہ ہے اور تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم زندہ نہیں ہیں اور وہ اس سے حضرت عیسیٰ کو خدا اور خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں کیونکہ وہ دو ہزار برس سے زندہ چلے آتے ہیں۔ نہ زمانہ کا کوئی اثر ان پر ہوُا۔ دوسری طرف مسلمانوں نے یہ تسلیم کرلیا کہ بے شک مسیح زندہ آسمان پر چلا گیا ہے اور دو ہزار برس سے اب تک اسی طرح موجود ہے۔ کوئی تغیر و تبدل اس کی حالت اور صورت میں نہیں ہوُا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مرگئے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ میرا دل کانپ جاتا ہے جب میں ایک مسلمان مولوی کے منہ سے یہ لفظ سنتا ہوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مرگئے۔ زندہ نبی کو مُردہ رسول قرار دیا گیا اس سے بڑھ کر بے حُرمتی اور بے عزتی اسلام کی کیا ہوگی مگر یہ غلطی خود مسلمانوں کی ہے جنہوں نے قرآن شریف کے صریح خلاف ایک نئی بات پیدا کرلی۔ قرآن شریف میں مسیح کی موت کا بڑی وضاحت سے ذکر کیا گیا ہے لیکن اصل میں اس غلطی کا ازالہ میرے ہی لئے رکھا تھا کیونکہ میرا نام خدا نے حَکَم رکھا ہے۔ اب جو اس فیصلہ کیلئے آوے وہی اس غلطی کو نکالے۔ دنیا نے اس کو قبول نہ کیا پر خدا اس کو قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردے گا۔ اس قسم کی باتوں نے دنیا کو بڑا نقصان پہنچایا ہے۔

مگر اب وقت آگیا ہے کہ یہ سب جھوٹ ظاہر ہوجاوے۔ خدا تعالےٰ نے جس کو حَکَم کرکے بھیجا اس سے یہ باتیں مخفی نہیں رہ سکتی ہیں۔ بھلا دائی سے پیٹ چھپ سکتا ہے۔ قرآن نے صاف فیصلہ کردیا ہے کہ آخری خلیفہ مسیح موعود ہوگا اور وہ آگیا ہے اب بھی اگر کوئی اس پر لکیر کا فقیر رہے گا جو فیج اعوج کے زمانہ کی ہے تو وہ نہ صرف خود نقصان اٹھائے گا بلکہ اسلام کو نقصان پہنچانے والا قرار دیا جاوے گا۔ اور حقیقت میں اس غلط اور ناپاک عقیدہ نے لاکھوں آدمیوں کو مرتد کردیا ہے۔ اس اصول نے اسلام کی سخت ہتک کی ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین۔ جب یہ مان لیا کہ مُردوں کو زندہ کرنیوالا، آسمان پر جانے والا، آخری انصاف کرنیوالا یسوع مسیح ہی ہے تو پھر ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو معاذ اللہ کچھ بھی نہ ہوئے۔ حالانکہ ان کو رحمۃٌ للعالمین کہا گیا اور وہ کافۃ الناس کے لئے رسول ہوکر آئے۔ خاتم النبیین وہی ہوئے ان لوگوں کا جنہوں نے مسلمان کہلاکر ایسے بیہودہ عقیدہ رکھتے ہیں، یہ بھی مذہب ہے کہ اس وقت جو پرندے موجود ہیں ان میں کچھ مسیح کے ہیں اور کچھ خدا تعالیٰ کے۔ نعوذ باللہ من ذٰلک۔ میں نے ایک بار ایک موحد سے سوال کیا کہ اگر اس وقت دو جانور پیش کئے جاویں اور پوچھا جاوے کہ خدا کا کون سا ہے اور مسیح کا کون سا ہے تو اس نے جواب دیا کہ مل جُل ہی گئے ہیں۔

(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۱ صفحہ ۸
پرچہ ۱۰ - جون ۱۹۰۲ء)
(ملفوظات جلد سوم صـ۲۵۱-۲۵۲)

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

مغرب میں آفتابِ اسلام کی ضیا پاشیاں

سوئٹزرلینڈ میں تبلیغ اسلام

- مسجد محمود کا افتتاح — ڈیڑھ صد اخبارات میں چرچا — زائرین اور اہم شخصیات کی آمد
- اسلامی لٹریچر کی تقسیم — نماز باجماعت اور خطبات جمعہ — قرآن مجید اور حدیث شریف کی تدریس
- پبلک تقاریب میں تبلیغ اسلام

محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ ... وکالت تبشیر ...

مسجد محمود کا افتتاح اور اسکے دور رس اثرات

مسجد محمود زیورک کا ۲۲ جون کو محترم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب بالقابہ صدر جنرل اسمبلی کے ہاتھوں افتتاح سوئٹزرلینڈ کے لئے ایک بڑے اہم واقعہ کی صورت اختیار کر گیا۔ جولائی میں مختلف اخبارات اس بارہ میں لکھتے رہے۔ اور پھر ریڈیو پر بھی ایک مخالف نے ہمارے عقائد خصوصاً حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے صلیب پر سے بچ جانے کے بارہ میں بیان کئے۔ تقریباً ڈیڑھ دو صد اخبارات میں سے اکثر کو اس مسجد سے گونہ خلش پیدا ہوئی۔ بعض نے حکام بلدیہ کے خلاف لکھا کہ مسجد کے لئے کیوں پلاٹ دیا گیا۔ بعض کا نشانہ صدر بلدیہ کی ذات رہی۔ ایک رسالہ نے اپنی طرف سے صدر بلدیہ کی تضحیک کے لئے انہیں کارٹون کی صورت میں مینار پر چڑھا دکھایا۔ بعض حلقوں کو اس امر سے بھی تکلیف پہونچی کہ تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان جس نے یہ مسجد تعمیر کرنے کی سعادت حاصل کی ہے ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دی گئی ہے۔ اس داویلا کے جواب میں حکومت کی طرف سے اخبارات میں ایک وضاحتی نوٹ شائع ہوا کہ حکومت نے اپنے موجودہ قانون کے مطابق کارروائی کی ہے۔ اور یہ استثنیٰ کیا ہے۔ یہ بیان بھی ملک میں کثرت سے شائع کیا گیا۔

اخبارات میں ذکر

تقریب افتتاح سے قبل جماعت احمدیہ کے بارہ میں پریس کو بنیادی معلومات مہیا کرنے کے لئے خاکسار نے ایک بیان شائع کیا تھا۔ اور پھر افتتاح کے موقعہ پر تقریر میں سیدنا حضرت مصلح موعود "مسجد محمود" کے نام کے ضمن میں پیش کی اور سالقہ بھی یہ تقریر شائع بھی کر دی گئی تھی اخبارات کے موصولہ تراشوں پر نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کے بارہ میں معلومات کے حصول کے لئے کئی ایک نے اس مواد کو استعمال کیا۔ اور بتایا کہ کس طرح مسجد احمدیہ اور احمدیہ مشن مسیحیت کے لئے خطرہ کا الارم ہیں۔

زائرین کی آمد

یہ دور آزادی کا دور ہے لوگ اخبار دریا پادریوں کے ڈرانے کیسے ڈرتے ہیں۔ اس شور و غوغا کا اثر یہ ہوا کہ اکناف و اطراف میں مسجد کی شہرت پہونچ گئی۔ اور سارا ماہ زائرین کا تانتا بندھا رہا۔ یہ لوگ دور دور سے آئے اور اشتیاق کے ساتھ نہ صرف مسجد کو دیکھا بلکہ کئی ایک ٹھہر جاتے رہے۔ اور لٹریچر دیکھتے رہے۔ کئی ایک نے خریدا کئی ایک کو چھوٹے پمفلٹ بطور ہدیہ دیئے گئے۔ یہ لوگ مختلف علاقوں کے تھے۔ جن میں سے بعض کیتھولک بھی تھے۔ اور ان کانٹونوں سے آئے تھے۔ جہاں پر کیتھولک اکثریت ہے۔ اور زیورک کی نسبت متعصبانہ فضا ہے۔ اس موقعہ پر مجھے برادرم چوہدری عبداللطیف صاحب رئیس التبلیغ جرمنی کا شکریہ ادا کرنا ہے کہ انہوں نے بڑا تعاون فرمایا۔ اور میرے مطالبہ پر لٹریچر کے پارسل پر پارسل بھیجتے رہے۔

جس علاقہ میں مسجد بنی ہے۔ اس کا ایک اخبار ہفتہ وار شائع ہوتا ہے۔ اس نے افتتاح سے قبل ایک پروفیسر کا سرورق پر متعصبانہ مضمون شائع کر کے لوگوں کو ہم سے ڈرایا تھا۔ لیکن یہ مقام مسرت ہے کہ اس علاقہ کے لوگوں نے اس کا اثر قبول نہیں کیا۔ کیونکہ ہمارے قرب و جوار کے لوگ تو بہت کثرت سے آئے۔ بعض جن کو اپنے کاموں کے باعث دن کے وقت فرصت نہیں ہوتی۔ انہوں نے رات کو ساڑھے نو بجے آکر گھنٹی دبانے سے دریغ نہیں کیا۔ بعض اپنے طور پر خاص پروگرام بنا کے آتے رہے۔ کیونکہ وہ پارٹیوں کی صورت میں ہوتے۔ ہماری طرف سے خواہ وہ کسی وقت آئیں۔ دیدہ و دل فرشِ راہ ہوتا ہے۔

خاکسار افتتاح کی تقریر میں بھی عرض کر چکا تھا۔ یہ خدا کا گھر ہے جس کا جی چاہے آئے تاہم عجیب بات ہے کہ خواتین کے ایک طبقہ میں خیال پیدا کر دیا گیا تھا۔ کہ وہ مسجد میں قدم نہیں رکھ سکتیں۔ ایک خاتون نے بتایا کہ مجھے اس مسجد کے دیکھنے کی اس وقت سے خواہش تھی۔ جب یہ زیر تعمیر تھی۔ یہاں پر جو کاریگر کام کر رہے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا میں مسجد میں جا سکتی ہوں۔ انہوں نے کہا نہیں ہرگز نہیں۔ مسلمان عورتوں کو مسجد میں نہیں داخل ہونے دیتے۔ اس لئے اگر مسجد والوں کو علم ہو گیا تو ہم پر ناراض ہوں گے۔

ہمارے پڑوس میں ایک بہت بڑی عمارت ہے۔ جس کے مالک کا اس عمارت کے ایک حصہ میں جلد سازی کا کارخانہ ہے۔ اس نے پانچ جولائی کو اپنی فرم کے بیس سال پورے ہونے پر وسیع پیمانہ پر ایک تقریب منعقد کی۔ جس میں خاکسار بھی مدعو تھا۔ اس میں علاقہ کے معززین بھی جمع تھے۔ ان میں سے بعض وہ بھی تھے جو پہلے ہمارے ہاں آ چکے تھے۔ ان مہمانوں سے تعارف کے بعد خصوصاً ان احباب کی تحریک پر جو پہلے آ چکے تھے۔ مسجد کے دیکھنے کے اشتیاق کا اظہار ہونے لگا۔ ایک صاحب نے ان کی ترجمانی کرتے ہوئے مجھ سے استمزاج کی کہ یہ گروپ مسجد دیکھنا چاہتا ہے۔ اگر منظور کریں تو اب آپ کے ہمراہ دیکھ لیں۔ میزبان سے بات ہوئی انہوں نے کہا کہ زیادہ دیر نہ لگے تو ٹھیک ہے۔ چنانچہ وہ آئے اور مسجد دیکھی۔ لٹریچر لیا اور پھر واپس دعوت میں جا شریک ہوئے۔ یہ تقریب بڑی لمبی تھی۔ اور پھر میرے لئے اکل و شرب کے لحاظ سے سخت غیر دلچسپ تھی۔ میزبان کی اجازت سے ایک اور پارٹی تیار ہو گئی۔ اور پھر اس کے بعد ایک اور۔ اس طرح ہمسایہ کے مہمانوں نے باری باری دعوت میں سے آکر ان کی دعوت کو خراب کئے بغیر مسجد کو دیکھا اور بعض نے خود اسلام میں دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور لٹریچر لیا۔ اور تقاریب میں شرکت کے لئے پتے تحریر کر گئے۔ اور عام زائرین کے بارہ میں بھی یہ امر موجب مسرت ہے۔ اور اسلام کے لئے نیک فال ہے کہ ایک طبقہ صرف عجوبہ کو دیکھنے کے لئے نہیں آتا۔ بلکہ اپنے قلوب میں ایک خلا محسوس کرتے ہوئے اس لئے آتا ہے کہ شاید یہاں ان کے روگ کا مداوا ہو۔ ایسے ہی احباب میں سے بعض اللہ کے کرم سے اسلام کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ روٹری کلب کے ایک رکن نے اسلام پر تقریر کرنا تھا۔ وہ مواد کے حصول کے لئے آئے۔

مسلمان تو گروہ در گروہ دور و نزدیک سے آتے۔ بعض کے آنے اور پھر جذبات تشکر کے ساتھ مسجد میں داخل ہونے کا انداز یہ ظاہر کرتا تھا کہ وہ اس ملک میں اللہ کے پہلے گھر کے لئے ہدیہ عقیدت پیش کرنے آئے ہیں۔ ان احباب نے مسجد کو دیکھا اور پھر اپنے دوستوں کے ہمراہ دیکھنے کے لئے آئے یہ ترکی مراکش۔ الجیریا۔ ٹیونس۔ یوگوسلاویہ۔ البانیہ عراق۔ شام۔ لبنان۔ سعودی عرب انڈونیشیا وغیرہ سے تھے۔ حکومت کا دفتر زائرین اور بیرونی ممالک سے آنے والوں کو مسجد کا پتہ دیتا رہا۔ اور اس طرح وہ بھی یہاں پہونچتے رہے۔

ان آنے والوں میں سے مراکش کے دو طالب علم قابل ذکر ہیں۔ یہ اپنے قیام کے دوران بار بار آتے رہے۔ اور پھر اپنی محبت کے اظہار کے لئے قرآن کریم کے خوبصورت نسخے بطور ہدیہ دے گئے۔

البانیہ کے ایک معزز خاندان کے رکن جو اب سوئس شہریت اختیار کر چکے اور مستقل طور پر یہاں مقیم ہیں۔ اور ان کے خاندان کے کچھ افراد مصر میں ہیں۔ ایک شام آئے۔ اور ایسے آئے کہ اللہ کے فضل سے مستقل تعلق پیدا کر لیا۔ اب آپ نماز جمعہ میں باقاعدگی سے آتے ہیں۔ خاکسار نے انہیں اور ان کی والدہ محترمہ کو دعوت پر بلایا۔ وہ اپنے ہمراہ قرآن کریم کی تلاوت کا ریکارڈ لائے۔ اور بتایا کہ سارا قرآن کریم پچاس ریکارڈوں میں ہے۔ اور وہ یہ نمونہ لائے ہیں۔ انشاء اللہ ہم قرآن شریف پیش کر سکیں گے۔ چنانچہ آپ ہمارے لٹریچر کا مطالعہ کر رہے ہیں

اہم شخصیات کی آمد

ہندوستان کے سفیر برائے ہز ایکسیلنسی مسٹر عبدالرؤف نے مسجد کا شہرہ سنا تو انہیں ان کا اشتیاق کھینچ لایا۔ اسی طرح برن کی ترکی سفارت سے اتاشی مع اہل وعیال آئے۔ ترکی کی وزارتِ تجارت کے جنرل سیکرٹری اتفاق سے ایک جمعہ پر یہاں تھے نماز کے لئے تشریف لائے عراق کے ایک ڈاکٹر فلسفہ اور ایک نوجوان طالبعلم بھی ان میں سے ہیں جو جمعہ کا باقاعدہ التزام کرتے ہیں۔ عراق کے سابق وزیر خارجہ سید محمد فاضل الجمالی جن کے نام نامی سے پاکستان کی پبلک آگاہ ہے اور جنہیں قاسم کے انقلاب کے وقت اللہ تعالیٰ نے موت کے منہ سے بچایا اپنی بیگم کے ہمراہ آئے اور مطالعہ کے لئے خود لٹریچر کا مطالبہ کیا جو پیش کیا گیا۔ آپ علم دوست ہیں اور بتایا کہ ان کے جیل سے اپنے فرزند کے نام لکھے ہوئے مکاتیب کا مجموعہ "دعوت الی الاسلام" کے نام سے طبع ہو رہا ہے۔

دو بھایا تحریک کے ایک بھارتی لیڈر ورلڈ فیڈرلسٹ کے نائب صدر اور سیکرٹری کے ہمراہ آئے۔ ایک دن ایک بلدیہ کے رکن اپنی اہلیہ سمیت آئے اور ان لوگوں سے بیزاری کا اظہار کیا جو مسجد کے خلاف بلدیہ کی مجلس میں تحریک پیش کر رہے ہیں۔ آپ نے اطمینان دلایا کہ ان کی تعداد اتنی قلیل ہے کہ انہیں منہ کی کھانی پڑے گی۔

تعلیم وتربیت

نمازوں کے مقررہ اوقات کا احباب کو علم ہے اور یہ امر موجب مسرت ہے کہ بعض احباب ان اوقات میں پہنچتے رہے اور نماز باجماعت میں اس طرح شامل ہونے کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کے کرم سے نماز جمعہ باقاعدگی سے ادا کی جاتی رہی اور ہر جمعہ کو آٹھ بجے شام جماعتی اجتماع کے لئے وقف رکھا گیا۔ اہم امور کی ڈسکشن کے علاوہ قرآن وحدیث کے درس کا اہتمام کیا گیا۔

بعض احباب کے اشتیاق کے پیش نظر ہفتہ میں ایک بار عربی کلاس بھی جاری کی گئی ہے۔ یسرنا القرآن پڑھایا جاتا رہا۔

مشن ہاؤس میں تقاریب

اس ماہ دو اہم پبلک تقاریب مشن ہاؤس میں منعقد کی گئیں۔ ہماری جماعت کے ایک رکن مسٹر رفیق چانن نے مسجد لندن میں ایک انگریز خاتون سے شادی کی ان کی سوئٹزرلینڈ آمد پر احمدیوں اور دیگر تعلق رکھنے والے احباب کو بلایا گیا۔ اس موقع پر خصوصاً منٹگمری کے ایک صاحب سے جو اسلام میں دلچسپی لے رہے ہیں تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔

پھر خوش قسمتی سے ہمارے امریکہ کے سابق رئیس التبلیغ محترم چوہدری غلام یسین صاحب پاکستان جاتے ہوئے زیورک تشریف لائے ان کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پبلک میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ آپ نے "امریکہ میں اسلام" کے موضوع پر دلچسپ اور پُر مغز تقریر فرمائی۔ اس کا ترجمہ ساتھ ساتھ ایک سوئیس خاتون کرتی گئیں۔

اس موقع پر محترم پروفیسر ڈاکٹر مظہر الحق صاحب بھی تشریف رکھتے تھے۔ خاکسار نے ان کو بھی خوش آمدید کہا اور انہوں نے مختصر سا خطاب فرمایا۔

پبلک تقاریر کے لحاظ سے افتتاح کے بعد مسجد میں درحقیقت یہ پہلی میٹنگ تھی جس کی حاضری بڑی حوصلہ افزا رہی۔ ہمارا لیکچر روم بھر گیا۔

اس ماہ موزان کی ایک خاتون نے اسلام قبول کیا۔ الحمد للہ۔

اللہ تعالیٰ کے کرم سے ایک خاصی تعداد اسلام کا مطالعہ کر رہی ہے۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس ملک میں احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کر دے اور جلد مخلصین کی ایک جماعت پیدا کر دے جو ہر رنگ میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہو۔ اور مغرب سے طلوع شمس اسلام کو قریب لانے والی ہو۔ آمین

دار الاقامۃ النصرۃ

مکرم سید داؤد احمد صاحب نگران دار الاقامۃ النصرۃ

نادار طلباء اور ساکین کے لئے مجلس شاورت نے خاص طور پر حضور کی خدمت میں اس ادارے کے قیام کے لئے سفارش کی تھی اور حضور کے حکم کے تحت ربوہ میں اس کا قیام عمل میں آیا تھا۔

اس کے قیام کے وقت مجلس مشاورت کے ممبران اور دوسرے احباب جماعت نے اس کے قیام میں خاص دلچسپی کا اظہار کیا تھا۔ اور اس کی مالی امداد کے لئے وعدہ کیا تھا کہ وہ دل کھول کر اس کے لئے عطیہ جات دیتے رہیں گے۔

خاکسار کی درخواست پر امراء کرام نے اپنی اپنی جماعتوں میں بعض اصحاب کو خاص طور پر اس ادارہ کے لئے عطیہ جات جمع کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ جن جماعتوں میں یہ نگران مقرر ہو چکے ہیں ان کے اسماء گرامی شائع کئے جا رہے ہیں۔ امید ہے کہ احباب ان اصحاب سے تعاون فرمادیں گے اور اپنی آمد میں سے غرباء اور نادار طلباء کی امداد کے لئے کچھ حصہ دیتے رہیں گے۔

اس سلسلے میں جن جماعتوں میں ابھی تک ایسے نگران مقرر نہیں کئے گئے ان کے امراء صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بھی جلد تر اس طرف توجہ فرمادیں۔

۱۔ مکرم محترم ڈاکٹر عبد الکریم صاحب ملتان۔
۲۔ مکرم محترم خان عبد الرحیم خان صاحب خوشاب۔
۳۔ مکرم میاں عبد الرحمان خان صاحب جڑانوالہ۔
۴۔ مکرم ڈاکٹر اعظم علی صاحب گجرات۔
۵۔ مکرم چوہدری محمد خورشید صاحب ریٹائرڈ ایس۔ ڈی۔ او منٹگمری۔
۶۔ مکرم محترم احمد دین صاحب خانیوال۔
۷۔ مکرم چوہدری محمد احسان الٰہی صاحب چنیوٹ۔
۸۔ مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب ڈھاکہ۔
۹۔ مکرم میاں محمد صادق صاحب بھیرہ۔
۱۰۔ مکرم میاں محمد یحییٰ صاحب نیلہ گنبد۔ لاہور۔
۱۱۔ مکرم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب سکھر۔
۱۲۔ مکرم چوہدری نبی احمد صاحب گوٹھ غلام محمد برائے ضلع خیرپور۔
۱۳۔ مکرم چوہدری سلطان علی صاحب محراب پور۔
۱۴۔ مکرم حاجی عبد الرحمان صاحب باندھی۔
۱۵۔ مکرم ڈاکٹر عبد القدوس صاحب نوابشاہ۔
۱۶۔ مکرم ڈاکٹر عبد القدیر صاحب قاضی احمد ضلع نواب شاہ۔
۱۷۔ مکرم ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب۔ رحیم آباد۔ ضلع نواب شاہ۔
۱۸۔ مکرم حاجی قمر الدین صاحب۔ قمر آباد۔
۱۹۔ مکرم چوہدری غلام نبی صاحب گوٹھ امام بخش۔
۲۰۔ مکرم سید کیپٹن افتخار حسین صاحب۔ جیکب آباد۔
۲۱۔ مکرم شیخ عبد الرشید صاحب مترا شکارپور۔ سندھ۔
۲۲۔ مکرم فضل محمد خان صاحب۔ مسن باڈہ۔
۲۳۔ مکرم مولوی صدر الدین صاحب کھوکھر کراچی۔
۲۴۔ مکرم چوہدری محمد داؤد صاحب سانگھڑ۔
۲۵۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب حافظ آباد۔
۲۶۔ مکرم حکیم نذیر احمد صاحب۔ بہاولپور۔

درخواستِ دعا

اہلیہ صاحبہ سید احمد علی صاحب سارجنٹ ڈرگ روڈ کراچی ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں اور اب چند دنوں سے بیماری شدت اختیار کر گئی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(خواجہ عبد المومن گولبازار ربوہ)

جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام پاکستان میں مختلف مقام پر

سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کامیاب جلسے

۳ر اگست ۶۳ء کو مختلف مقامات پر سیرۃ النبی کے جلسے ہوئے۔ ان میں سے بعض مقامات کے جلسوں کی رپورٹوں کے خلاصے الفضل کی مختلف اشاعتوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ چٹاگانگ۔ منٹگمری۔ مونگ۔ چک ۵۵۔ اوکاڑہ۔ لدھر۔ لالہ موسے وغیرہ مقامات سے کامیاب جلسے منعقد کرنے کی مزید اطلاعات پہنچی ہیں۔ اس اشاعت میں جماعت احمدیہ چٹاگانگ کے جلسے کی رپورٹ کا خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے۔

چٹاگانگ

مورخہ ۳ر اگست ۶۳ء مطابق ۱۲ ربیع الاول انجمن احمدیہ چٹاگانگ (مشرقی پاکستان) کے زیر اہتمام زیر صدارت جناب لطف الحق صاحب احاطہ انجمن احمدیہ میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک عظیم الشان جلسہ نماز عصر کے بعد منعقد کیا گیا۔ جس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور نظم

"وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" الخ

محترم مشتاق احمد صاحب نے نہایت ہی خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا

ازاں بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا سب سے پہلے جناب میر حبیب علی صاحب بی اے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر ایک جستہ تقریر فرمائی اس کے بعد محترم جناب مولوی مصلح الدین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ چٹاگانگ نے بنگلہ زبان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے مثال قوت قدسیہ پر ایک مؤثر تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد ایک غیر از جماعت دوست نثار احمد صاحب نے بھی اردو میں تقریر فرمائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عقیدت پیش کرتے ہوئے جملہ حاضرین کو آپ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ اس کے بعد نماز مغرب کے لئے جلسہ برخواست کیا گیا۔

نماز مغرب کے بعد پھر جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا۔ اس اجلاس میں صدارت کے فرائض محترم جناب مصلح الدین سعدی صاحب نے ادا کئے۔ مغرب کے بعد سے انجمن احمدیہ میں اور مسجد احمدیہ کے وسیع احاطہ بقعہ نور بنا ہوا تھا جو ہر راہ گذر کے لئے باعث کشش ثابت ہوا۔

اس کے بعد پھر تقاریر کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ سب سے پہلے محترم ڈاکٹر شفیق احمد صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے عملی پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے یوم سیرۃ النبی" منانے کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ اور دوسرے مسلمان بھائیوں میں جو فرق اور امتیاز ہے اس پر روشنی ڈالی اور متعدد امثال سے اپنے نقطہ نظر کی تشریح فرمائی۔

اس کے بعد محترم عبد الرحیم یونس صاحب نے اردو میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ایک نظم پڑھی اور حاضرین کو مسرور کیا ازاں بعد ڈاکٹر عبد الباسط صاحب نے اردو میں اور مکرم شمس العالم صاحب نے بنگلہ زبان میں نعتیہ نظمیں سنائیں اور جملہ حاضرین کو محظوظ کیا ان نظموں کے بعد محترم ڈاکٹر میاں عبد الحمید صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت پر ایک فصیح و بلیغ اور عالمانہ تقریر فرمائی آپ نے "سورۃ الکوثر" کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے آپ کی بے مثال فیضان اور اس کی برکات پر روشنی ڈالی اور جملہ حاضرین کو ان برکات و فیوض سے صحیح معنوں میں استفادہ کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد محترم غلام احمد خان صاحب نائب صدر انجمن احمدیہ چٹاگانگ نے بنگلہ زبان میں سیرۃ النبی صلعم کے موضوع پر ایک مختصر تقریر فرمائی۔ اور آپ نے حضور اکرم علیہ السلام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو پیش کر کے ان کی افضلیت ثابت فرمائی اور سب بھائیوں اور بہنوں کو حضور اکرم کے اسوۂ مبارک پر چلنے کی تلقین کی۔

اس مبارک تقریب کے اختتام پر ایک غیر احمدی عالم جو ناظر ہاٹ کے علاقہ میں ایک مسجد کے امام الصلوٰۃ بھی ہیں بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے۔ اس نو مبائع کی استقامت کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے آخر میں شب ۱/۲ ۸ بجے یہ بابرکت محفل بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا بھی خاطر خواہ انتظام تھا اور نیز مستورات بھی بر عائت پردہ جلسہ کی پر از معلومات تقاریر سنتی رہیں۔ اس جلسہ میں احمدی دوستوں کے علاوہ غیر احمدی معززین بھی شریک ہوئے اور بہت ہی اچھا اثر لیکر گئے۔ خدا کے فضل سے انجمن احمدیہ چٹاگانگ کا یہ جلسہ ہماری امیدوں سے بڑھکر بہت ہی کامیاب رہا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک (سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

تحریک پچیس (۲۵) لاکھ روپے سالانہ

نوٹ:۔ ترتیب کی غلطی کی وجہ سے قسط نمبر ۸ شائع نہیں ہو سکی تھی اب اسے شائع کیا جا رہا ہے نویں اور دسویں قسط شائع ہو چکی ہے اب گیارہویں قسط پیش کی جائے گی۔

(مکرم میاں عبد الحق صاحب رامہ۔ ناظر بیت المال۔ ربوہ)

۸

اس سلسلہ مضامین کی غرض یہ ہے کہ مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں کو نادہند اور شرح سے کم چندہ دینے والے احباب کے بارہ میں اپنی ذمہ داری سے پوری طرح آگاہ کیا جاوے کیونکہ ابھی تک حضور ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی مقرر کردہ پچیس لاکھ روپیہ سالانہ کی منزل پر نہ پہنچ سکنے کی بڑی وجہ یہی ہے کہ بعض عہدہ داروں نے اس بارہ میں اپنی ذمہ داری کو نہیں سمجھا خاکسار پچھلی چند قسطوں میں ان غلط فہمیوں کے دور کرنے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے ارشادات پیش کر رہا ہے جو بعض جماعتوں میں نادہندوں کے خلاف رپورٹ کرنے کے متعلق پائی جاتی ہیں اس معاملہ میں ایک شدید غلط فہمی یہ بھی ہے کہ نادہندوں کو جماعت سے خارج کرانا سلسلہ کے مفاد کے خلاف ہے کیونکہ یہ لوگ کبھی کبھار تو کچھ نہ کچھ دے ہی دیتے ہیں اور اگر نہ بھی دیں تو تعداد کے لحاظ سے ہی ان کے وجود سے جماعت کو تقویت ملتی ہے پس ایسے لوگوں کی خیر خواہی بھی اسی میں ہے اور جماعت کی خیر خواہی بھی اسی میں ہے کہ انھیں راہ راست پر لانے کی کوششیں جاری رکھی جائیں البتہ مقامی عہدہ دار ان اور جماعتوں کو بدنامی سے بچانے کے لئے ان نادہندوں کو بجٹ میں شامل نہ کیا جائے،

۲۔ خاکسار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات سے یہ ثابت کر چکا ہے کہ نادہندوں کو بجٹ میں شامل کرنا از بس لازمی اور ضروری ہے بلکہ ان کو بجٹوں میں شامل نہ کرنا نہ صرف سلسلہ کے لئے خودکشی کے مترادف ہوگا بلکہ نادہندوں کی خیر خواہی بھی اسی میں ہے کہ انہیں بجٹوں میں شامل رکھا جائے ورنہ "جب کمزوروں کے نام جماعت کی لسٹ سے کاٹ دیئے جائیں گے تو ان کی اصلاح کا خیال جاتا رہے گا اور آہستہ آہستہ ان کا ایمان بالکل ضائع ہو جائے گا!

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۱ء)

۳۔ اسی طرح یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ سلسلہ کے مفاد کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے بڑھ کر جماعت کا اور کوئی فرد نہیں سمجھ سکتا اور ان سے بڑھ کر جماعت کا کوئی دوسرا فرد ان نادہندوں کا خیر خواہ بھی نہیں ہو سکتا چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"پہلا طریق تو یہی ہے اور اسی کی ہی ہم تم سے امید کرتے ہیں کہ تم محبت اور پیار سے لوگوں کو سمجھاؤ لیکن اگر تم کہتے ہو کہ ہم نے سارا زور لگا لیا ہے مگر وہ اپنی اصلاح نہیں کرتے اگر سال کے بعد سال گزرتا چلا جاتا ہے اور وہ بیدار نہیں ہوتے تو تم کیوں ان کے متعلق لمبی امیدیں کرتے چلے جاتے ہو تم کیوں نہیں سمجھ لیتے کہ وہ مر چکے ہیں اور مرے ہوئے کو بیدار کرنے کی کوشش کرنا ہرگز دانائی نہیں کہلا سکتی تم کیوں ان کی وجہ سے اپنے لئے ذلت سہیڑتے ہو .... تم ان کی وجہ سے ذلیل اور رسوا ہو رہے ہو۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب ایک بات کہی ہے تو کیا تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی زیادہ رحم دل ہو کہ اس پر عمل نہیں کرتے کہتے ہیں ماں سے زیادہ چاہے کٹنی کہلائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ تم کو جماعت سے محبت نہیں ہو سکتی اگر ہم تمہارے اس فعل کو نیکی کہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کو نعوذ باللہ غلط قرار دیں تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ وہ بڑے جابر تھے مگر تم بڑے رحیم و کریم ہو کہ دس دس سال کے نادہندوں کو بھی اپنے ساتھ لٹکائے چلے جاتے ہو تم خود سمجھ لو کہ میں تم دونوں میں سے کس کو حق بجانب قرار دوں تم کو رحیم و کریم کہوں یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رحیم و کریم کہوں تم کو سچا کہوں یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سچا کہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب تک تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہو۔ تم یہی کہو گے کہ ہمیں جھوٹا سمجھ لو۔ ہمیں جابر اور ظالم کہہ لو۔ مگر ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسا کہا جائے اور یہی جواب صحیح ہو گا۔ پس ان حالات میں میں مجبور ہوں کہ تم کو جھوٹا کہوں اور ان کو سچا کہوں تم کو ظالم کہوں اور ان کو رحیم و کریم کہوں آخر یہ ایک چھوٹی سی چیز ہے اس کے کر لینے میں تمہارا کیا حرج ہے کہ جو لوگ چندہ نہیں دیتے ان کے متعلق رپورٹ کر دو کہ ہم نے انھیں سمجھانے کی بہت کوشش کی ہے مگر یہ نہیں مانتے اس لئے انھیں جماعت سے خارج کر دیا جائے"

۴۔ اسی خطبہ کے آخر پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ ایک تیسری بات ہے جس کی طرف میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں یہ جماعت کی اصلاح کا ایک آسان طریق ہے جب اس طریق کو تم اختیار کرو گے تو تمہیں نظر آئے گا کہ جو لوگ غافل ہیں وہ سارے کے سارے بے ایمان نہیں وہ بھی ایماندار ہیں صرف ان کے دلوں (باقی صہ پر)

الفرقان کی خریداری کیلئے رعائتی قیمت

مولانا محمد سلیم فاضل نے اپنے بچوں کی امتحانات میں کامیابی پر کچھ رقم توسیع اشاعت الفرقان کے لئے بھجوائی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین

اس سلسلہ میں اعلان کیا جاتا ہے کہ جو طالب علم مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۶۳ء تک مبلغ چار روپے مینیجر الفرقان ربوہ کے نام بھجوا دیں گے۔ انہیں سال بھر کے لئے رسالہ ملتا رہے گا۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ایسے طلباء کو خاص نمبر "درویشان قادیان نمبر" بھی اسی رعائتی چندہ میں ملے گا۔ صرف پہلے پچاس طلباء اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم خان محمد رفیع خان صاحب، حال مقیم احمد نگر مستقل ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب مکرم مولوی محمد شہزادہ خان صاحب مولوی فاضل مورخہ ۸/۱۱/۶۳ کو فوت ہوگئے ہیں۔ مرحوم نے ۲/۶/۶۳ کو مجھ سے بطور وصیت لکھوا دیا تھا کہ امانتی کھاتہ ۲۱۵۳ تحریک جدید میں جو مبلغ ۱۰۴۰/- روپے جمع ہیں کسی دوسرے کی امانت ہیں وہ امانت دار کو ادا کر دینا (امانت دار محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ بنت میاں صلاح محمد صاحب مرحوم ساکن احمد نگر بتائی گئی ہیں) نیز لکھا ہے کہ مرحوم کی ذاتی امانت کھاتہ ۱۹۳۵/۲۲۵-۳۰ میں مبلغ ۱۲-۶۴ روپے جمع ہیں۔ اسی طرح مرحوم کی پنشن کا کچھ بقایا ملنے والا ہے۔ یہ سب رقوم مجھے دی جائیں۔ مرحوم کے ورثاء محترمہ زینب بیگم صاحبہ بیوہ۔ محترمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ دختر۔ مکرم خان محمد شفیع خان صاحب آشفتہ۔ مکرم خان محمد رفیع خان صاحب شہزادہ۔ مکرم خان محمد اکرام خان صاحب پسران بھی اس پر متفق ہیں۔ اس درخواست پر محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ احمد نگر متصل ربوہ ضلع جھنگ کی تصدیق درج ہے اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو۔ تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ جونیئر ریسرچ اسسٹنٹس منگلا ڈیم

تنخواہ ۱۵۰-۱۰-۲۶۰ الاؤنسز علاوہ دو سالہ ملازمت کے بعد بطور سینیئر ریسرچ اسسٹنٹ ۲۵۰-۱۵-۴۰۰ رہائش و بجلی کی سہولتیں۔

شرائط:۔ بی ایس سی بی اے فزکس۔ درخواستیں ۳/۹/۶۳ تک بنام پراجیکٹ ڈائریکٹر اینڈ چیف انجینئر منگلا ڈیم۔

(پ۔ ٹ ۲۶/۸/۶۳)

۲۔ ٹیکنیکل آفیسر ایس پی اے ایف

کمیشن ملنے پر تنخواہ ۵۱۵/- شرائط: کم از کم بی ایس سی۔ عمر ۱۷/۲۳ تا ۳۰۔ آخری تاریخ انٹرویو ۱/۹/۶۳ دفتر بھرتی کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور کوئٹہ

(پ۔ ٹ ۲۶/۸/۶۳)

۳۔ داخلہ کالج لاہور

درخواستوں کے لئے آخری تاریخ ۳۱/۸/۶۳ - (پ۔ ٹ ۲۷/۸/۶۳)

(ناظر تعلیم)

عہدیداران خدام الاحمدیہ کیلئے نئے انتخابات

امسال قواعد کے مطابق قائدین مجالس اور زعماء حلقہ جات کے انتخابات ہوں گے۔ قائدین کا انتخاب ۱۵ ستمبر سے یکم اکتوبر تک مکمل ہو کر مقررہ فارم پر مرکز میں صدر صاحب کی منظوری کے لئے پہنچ جانا چاہیئے۔ منظوری کے بعد یکم نومبر سے نئے قائدین اپنے عہدہ کا کام سنبھال لیں گے۔ زعماء کا انتخاب یکم نومبر سے ۱۵ نومبر تک قائدین اپنی نگرانی میں کرائیں گے۔ یہ امر ضروری ہے کہ اس سال یہ انتخاب بلا استثناء ہر مجلس میں کرائے جائیں اگر کسی مجبوری سے سال رواں کے دوران میں انتخاب ہوا ہے۔ تو وہاں بھی نیا انتخاب ضروری ہے مجالس کو مطبوعہ فارم انتخاب بھجوائے جا رہے ہیں۔ انتخاب کے سلسلہ میں ضروری قواعد ان پر درج ہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

چندہ ناصرات الاحمدیہ کی طرف خصوصی توجہ

لجنات کو اچھی طرح علم ہے کہ ناصرات کا کام خدا تعالیٰ کے فضل سے دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ اب اجتماع بھی قریب آ رہا ہے۔ امتحانات لئے جا رہے ہیں۔ جن میں شامل ہونے والی لڑکیوں کی تعداد ایک ہزار تک پہنچ جاتی ہے۔ پرچہ کی اشاعت، پوسٹ اور سندات وغیرہ پر کافی خرچ ہو جاتا ہے ان اخراجات کے مقابلہ میں چندہ بہت کم وصول ہو رہا ہے۔ براہ کرم ہر لجنہ ناصرات الاحمدیہ کی طرف توجہ دے۔ کام اور چندہ کو باقاعدہ بنائے اس طرح بچوں کو چندہ دینے کی عادت ہو جائے گی جو آئندہ مزید ترقیات اور قربانیوں کا پیش خیمہ بن سکتی ہے۔

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

امتحان برائے وظائف اطفال

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ماہ ستمبر ۱۹۶۳ء کے آخری عشرہ میں ایک انعامی امتحان ہوگا۔ جس میں چودہ سال تک کے اطفال شرکت کر سکتے ہیں۔ امتحان میں اول اور دوم آنے والے طفل کو مبلغ دس روپیہ ماہانہ وظیفہ دیا جائے گا۔ ناظمین اور مربیان اطفال سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں زیادہ سے زیادہ اطفال کو اس امتحان میں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

نصاب امتحانات درج ذیل ہے:۔

۱۔ پہلا پرچہ:۔ نماز با ترجمہ قرآن کریم کا دوسرا پارہ با ترجمہ۔ کشتی نوح۔ لا دا ایمان ۱۰۰

۲۔ دوسرا پرچہ:۔ ا۔ کتابچہ تمام دینی معلومات۔ شائع کردہ شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ب۔ نبیوں کا سردار۔

۳۔ تقریر بر موقعہ سالانہ اجتماع ۱۹۶۳ء . . . . ۳۰ نمبر

۴۔ انٹرویو " " . . . . ۳۰ نمبر

۵۔ رپورٹ ناظم اطفال مقامی . . . . ۲۰ نمبر

(مہتمم تعلیم و ذہانت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

خدام الاحمدیہ کے وصول کردہ چندہ جات کا ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دینا ضروری ہے۔ اسباب کا انتظار نہ کریں کہ زیادہ رقم اکٹھی ہو جائے تو پھر روانہ کریں۔ ماہ اگست کی ۲۰ تاریخ گزر چکی ہے۔ اگر آپ نے جمع شدہ چندہ جات ابھی تک مرکز کو روانہ نہیں کئے تو فوراً بھجوا دیں۔ اور اگر چندہ جات وصول ہی نہیں کئے۔ تو وصولی کی فکر کریں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضلع گوجرانوالہ کے خدام کی تربیتی کلاس

مورخہ ۶، ۷، ۸ ستمبر بروز جمعہ۔ ہفتہ، اتوار مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام عہدیداران مجالس کے لئے تربیتی کلاس کا انعقاد ہو رہا ہے۔ جس میں تمام قائدین مجالس ضلع گوجرانوالہ کی حاضری لازمی ہے۔ علاوہ تربیتی پروگرام کے مکرم و محترم صدر صاحب مرکزیہ و دیگر علماء سلسلہ خدام سے خطاب فرمائیں گے۔

(معتمد ضلع)

ولادت

خدا تعالیٰ نے چوہدری عبد الحکیم صاحب انسپکٹر وقف جدید کو بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مولودہ مسعودہ کے نیک صالح خادم دین ہونے اور عمر درازی کے لئے دعا فرمائی جائے۔

غلام قادر صحابی لاہور چوبرجی

درخواست دعا

۱۔ چوہدری غلام حسین صاحب اوورسیئر محلہ دار البرکات ایک عرصہ سے بیمار ہیں اور کافی علاج معالجہ کے باوجود اب ان کے پاؤں کی تکلیف اب تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ تکلیف دور فرمائے۔

۲۔ خاکسار کی بچی کی صحت کے لئے بھی دردِ دل سے دعا فرمادیں۔ (فضل الٰہی انوری۔ ربوہ)

معاصرین سے

عبرت کے سامان ۔ چوں کفر از کعبہ برخیزد

عبرت کے سامان!

پچھلے دنوں یوگوسلاویہ کے شہر سکوپجی میں زبردست زلزلہ آیا جس سے بے اندازہ تباہی مچی اس سے متعلق چند واقعات ملاحظہ فرمائیے

(۱) شہر کا سب سے زیادہ فیشن ایبل ہوٹل مسیڈونیا (Macedonia) تھا۔ وہاں پر ہر طرح عیاشیوں کے سامان میسر تھے اونچے طبقہ کے عیش پسند اور آرام پسند لوگ وہاں جایا کرتے تھے زلزلہ کی رات کو ایک ہوا باز انگیو نذرتامی وہاں پر قیام پذیر تھا۔ اسے بہت سویرے ہوائی جہاز اڑا کر بلگریڈ روانہ ہونا تھا۔ چنانچہ وہ دوسروں سے بہت قبل بیدار ہو کر تیاری کرنے لگا اچانک اسے زبردست دھماکے کی آواز سنائی دی دوڑتا ہوا کھڑکی تک گیا ریلوے سٹیشن بالکل قریب تھا اس نے دیکھا سٹیشن اس طرح لپیٹ دیا گیا ہے جیسے کاغذ کا ایک ٹکڑا۔ ایک گاڑی سٹیشن پر کھڑی تھی ملبے میں اس کا نام ونشان تک نہ رہا تھا۔

(۲) پانسیٹ سے کچھ دیر قبل دو جرمن لڑکیاں بیدار ہو چکی تھیں۔ انہیں بھی اسی اڈان میں سفر کرنا تھا وہ ہوٹل سے باہر نکل کر ابھی قدم ہی گئی تھیں کہ ساری زمین تھر تھر کانپنے لگی ہوٹل مذکور جھولے کی مانند ہلنے لگا۔ لوگ اپنے شب خوابی کے لباسوں میں باہر نکل آئے گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا نفسی نفسی کا عالم تھا عمارتوں کے گرنے کی گھن گرج سے کانوں کے پردے پھٹے پڑتے تھے دھواں بادل کی شکل میں اوپر اٹھ رہا تھا چیخ دپکار جاری تھی جرمن لڑکیاں بھاگنے لگیں دوسرے لوگوں سے ٹکراتی ہوئیں ہوائی اڈے کی طرف بڑھنے لگیں جب دھواں چھٹا تو ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ آدھا ہوائی اڈہ تباہ و برباد ہو چکا تھا اور وہاں پر ہو کا عالم طاری تھا۔

(۳) تین فرانسیسی سیاح بہت سویرے ایک پارک میں تفریح کے لئے گئے جونہی اپنی کار سے باہر نکلے انہیں اینٹوں شیشوں اور ٹائلوں کے ٹکڑوں کی بارش ہوتی نظر آئی۔ اینٹ کا ایک ٹکڑا ایک آدمی کے سر پر لگا اور وہ دل خراش چیخ کے ساتھ زمین پر گر پڑا۔ تھوڑی دیر ماہی بے آب کی طرح تڑپا اور پھر ٹھنڈا ہو گیا

اس دل گداز منظر کو دیکھ کر فرانسیسی سیاح خوف کی وجہ سے تھر تھر کانپنے لگے ان کی زبانیں گنگ تھیں۔ چہرے دیکھو تو لہو کا نشان نہیں کافی دیر کے بعد ان کے ہوش ٹھکانے آئے تو ان میں سے ایک کہنے لگا دوستو! میں تو سمجھا تھا کہ ہائیڈروجن بم پھٹا ہے۔

(۴) سکوپجی میں ایک پرشکوہ پانچ منزلہ عمارت تھی اس کے مکین بے خبر سو رہے تھے دیکھتے ہی دیکھتے دو نچلی منزلیں غائب ہو گئیں اب وہاں پر تین منزلہ عمارت کھڑی تھی لوگ حیران تھے کہ دو منزلوں کو آخر کون ہڑپ کر گیا۔

(۵)۔ ایک سہ منزلہ خوشنما عمارت میں چند ڈاکٹر اور ان کے کنبے قیام پذیر تھے صبح لوگوں نے دیکھا کہ اس عمارت کا نام و نشان تک نہ تھا

(۶) سکوپجی میں اندازہ ہے کہ ایک لاکھ آدمی بے گھر ہوئے اور پانچ ہزار کے لگ بھگ ہلاک ہوئے۔

ان واقعات میں عبرت کے کافی سامان موجود ہیں جب کبھی کسی قوم یا ملک میں فسق و فجور بڑھ جاتا ہے ظلم و تعدی کا دور دورہ ہو جاتا ہے عیاشی اور فحاشی کو کھلی چھٹی مل جاتی ہے اخلاق اور نیکی کا تمسخر اڑایا جاتا ہے خدائے قہار کے وجود سے انکار کیا جاتا ہے شیطنت کو فروغ دیا جاتا ہے تو خدا کا عذاب اس قوم پر نازل ہوتا ہے اور انہیں راہ راست پر آنے کے لئے سوچنے کے مواقع فراہم کرتا ہے لیکن افسوس کہ آج کا مادہ پرست انسان کوئی سبق حاصل نہیں کرتا اور پھر جب اسے خوشحالی اور اطمینانی اور فارغ البالی نصیب ہوتی ہے پہلے سے بڑھ چڑھ کے بدی میں حصہ لیتا ہے سکوپجی میں اس تباہی پر سوگ منایا گیا قومی پرچم سرنگوں رکھا گیا بیرونی دنیا سے ہمدردی کے پیغامات آئے امدادی سامان دھڑا دھڑ پہنچایا گیا۔ ایک نہیں یاد کیا گیا تو خدا کو کہ جس کی ناراضگی کے اظہار کا یہ ایک ادنیٰ سا کرشمہ تھا۔ کتنا بے عقل اور ناسمجھ ہے انسان"

(ہفت روزہ زندگی رحیم یار خان ۱۶۔ اگست ۶۳ء)

چوں کفر از کعبہ برخیزد

قاہرہ کے اخبار "الاہرام" نے یہ خبر شائع کی ہے کہ سب سے قدیم اسلامی درسگاہ جامعہ ازہر کی تاریخ میں پہلی بار طلباء کو موسیقی سکھانے کا بندوبست کیا گیا۔ جامعہ نے آلات موسیقی کی خریداری پر دو ہزار چار سو پونڈ خرچ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اب جامعہ ازہر کے طلباء موسیقی میں مہارت حاصل کرنے کے بعد جامعہ ازہر جلسوں میں اس کا مظاہرہ کیا کریں گے جامعہ ازہر کے متعلقہ درسگاہوں میں ایک ڈرامہ پارٹی بھی بنائی گئی ہے اور ازہر کے منتظمین نے اپنی درسگاہ کے زنانہ حصہ سے دوشیزہ لڑکیوں کو بھی اس پارٹی میں شامل کر کے رنگا رنگ پروگرام کو مزید دلچسپ اور رنگین بنانے کا فیصلہ کیا ہے اللہ مسلمانوں کی حالت پر رحم کرے"

(ہفت روزہ پیامبر رحیم یار خان ۲۶ اگست ۶۳ء)

وصولی چندہ وقف جدید سال ۱۹۶۳ء

مندرجہ ذیل احباب نے اپنا چندہ سال رواں بھجوا دیا ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ تمام بہن بھائیوں کو دنیا اور آخرت کے انعامات سے مالامال کرے آمین۔ (ناظم مال۔ وقف جدید)

نام	رقم
بابا برکت علی صاحب برجی کھیالی ضلع گجرات	۹-۰۰
چوہدری محمد احمد صاحب بکھن "	۶-۰۰
" منیر احمد صاحب "	۱۱-۰۰
منیر احمد صاحب دیس لنگے "	۶-۰۰
ڈاکٹر فضل حق صاحب "	۸-۰۰
چوہدری محمد حسین صاحب ڈھکا "	۸-۰۰
منشی اللہ دتہ صاحب "	۶-۰۰
چوہدری احمد خان صاحب "	۶-۰۰
صوبیدار عزیز الدین صاحب کالڑہ دیوان سنگھ	۷-۰۰
چوہدری محمد حسین صاحب	۶-۲۵
نواب خان صاحب	۶-۸۷
کپتان نواب علی صاحب	۶-۷۵
میاں لال دین صاحب معہ اہل و عیال	۱۴-۰۰
چوہدری غلام حیدر صاحب نمبردار	۶-۸۷
" غلام حیدر صاحب پٹواری	۶-۸۱
محترمہ بیگم جی بی صاحبہ	۹-۰۰
مولوی رحمت علی صاحب دھوریہ	۱۶-۵۰
چوہدری غلام احمد صاحب	۱۲-۰۰
محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ شاہنواز صاحب چک ۳ ڈیرہ نام	۳۵-۰۰
معلم محمد سعید صاحب	۱۲-۰۰
چوہدری منور احمد صاحب چک ۲۶	۷-۰۰
رحمت خان صاحب ملال پور جٹاں	۶-۰۰
میرزا عبدالرؤف صاحب امیر جماعت کامل پور	۲۱-۰۰
اہلیہ صاحبہ "	۱۱-۰۰
خواجہ عبدالمنان صاحب	۶-۰۰
اہلیہ صاحبہ "	۶-۰۰
ملک نادر خان صاحب	۶-۰۰
حیدر خان صاحب	۶-۰۰
کرنل سلطان محمد خان صاحب کوٹ فتح خان کامل پور	۱۱-۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ کرنل سلطان محمد خان صاحب کوٹ فتح خان کامل پور	۱۱-۰۰
بی بی راشدہ سلطانہ صاحبہ بنت "	۱۱-۰۰
ملک سلطان رشید صاحب پسر	۱۱-۰۰
بی بی نعیم سلطانہ بیگم صاحبہ دختر کرنل ملک سلطان محمد خان صاحب	۱۱-۰۰
ملک سلطان ماحمل خان صاحب پسر "	۱۱-۰۰
ڈاکٹر گوہر دین صاحب	۶-۰۰
امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ	۶-۰۰
میاں اللہ بخش صاحب	۶-۰۰
دیگر افراد خاندان	۶-۰۰
بالو خدا بخش صاحب	۶-۰۰
محمد دین صاحبہ والدہ بشیر احمد شاہ صاحب ہرکیاپور ہزارہ	۶
ملک غلام نبی صاحب پنڈی محمد دہ فتح کیمبل پور	۱۵-۰۰
از طرف والد صاحب مرحوم	۶-۱۸
" والدہ مرحومہ	۶-۱۸
اہلیہ صاحبہ ملک غلام نبی صاحب	۶-۱۸
ماسٹر عبدالسلام صاحب ولد مولوی عبدالرحمن صاحب دانہ ہزارہ	۶-۰۰
غلام سرور خان صاحب معہ اہلیہ صاحبہ بالاکوٹ	۱۲-۰۰
سعید احمد صاحب ناصر	۶-۰۰
مولوی محمد عرفان صاحب مانسہرہ ہزارہ	۱۶-۵۰
عمر خطاب خان صاحب	۷-۰۰
سید محمد بشیر صاحب	۷-۰۰
سید عبدالرحیم شاہ صاحب	۷-۰۰
جمعدار نعمت اللہ صاحب	۷-۰۰
محمد عمر خان صاحب	۶-۰۰
ماسٹر نور محمد صاحب	۶-۰۰
سید محمد اقبال شاہ صاحب	۷-۰۰
اہلیہ صاحبہ و پسران سید محمد بشیر صاحب	۲۱-۰۰
عبدالحکیم خان صاحب ایبٹ آباد	۹-۰۰
محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ ہیڈ مسٹرس	۷-۰۰

(باقی)

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

★ کراچی ۳۱ اگست کل پاکستان اور روس نے تبادلۂ اشیاء کی بنیاد پر ایک تجارتی معاہدے پر دستخط کر دئے۔ جس کے مطابق دونوں ملکوں کے درمیان ایک کروڑ روپے کی اشیاء کا تبادلہ کیا جائے گا۔ اس معاہدے پر پاکستان کی طرف سے وزارت تجارت کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر اعجاز احمد نائک اور روس کی طرف سے اس کے تجارتی نمائندے مسٹر کوزمن نے دستخط کئے ہیں۔

مشترک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس معاہدے کے مطابق روس کی طرف سے مغربی پاکستان ریلوے کے لئے پچاس لاکھ روپے کے سلیپر فراہم کئے جائیں گے۔ اس کے عوض روس پاکستان سے پچاس لاکھ روپے کی پٹ سن خریدے گا۔ مسٹر اعجاز احمد نائک نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ اس معاہدے کے تحت روس کے لئے جو پٹ سن فراہم کی جائیگی وہ ایسی اجناس کے بالکل علاوہ ہوگی جو روس کی طرف سے نقد قیمت پر خریدی جا رہی ہیں۔ اب ویسٹرن ریلوے سلیپروں کے سلسلے میں روس سے سمجھوتہ کرے گی اور یہ سلیپر ایک سال کے اندر اندر فراہم کر دئے جائیں گے۔ آپ نے کہا کوئی وجہ نہیں کہ پاکستان اس قسم کے معاہدے نہ کرے۔ یہ معاہدہ محض ابتدا ہے توقع ہے کہ بڑے بڑے سودے بھی کئے جائیں گے۔

★ راولپنڈی ۳۱ اگست۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا کہ مسٹر قدرت شہاب کا بیرون ملک تبادلہ ذاتی وجوہ کی بنا پر خود ان کی اپنی درخواست پر کیا گیا ہے۔ اعلان میں اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ موجودہ حکومت نے غیر ملکی اثر و رسوخ کے تحت کبھی کوئی تبادلہ نہیں کیا اور نہ کبھی ایسے معاملات میں حکومت پر اثر و رسوخ ڈالنے کی کسی کوشش کو برداشت ہی کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں اخبارات میں شائع ہونے والی اطلاعات غلط اور معاندانہ ہیں۔

★ لاہور ۳۱ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے صوبائی محکمہ ٹرانسپورٹ کو توڑ کر پراونشل اور ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیز کو بعض دیگر محکموں اور دفاتر میں ضم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پراونشل ٹرانسپورٹ اتھارٹی بورڈ مغربی پاکستان اور ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیز کو ڈویژنل کمشنروں کے دفاتر میں ضم کر دیا جائیگا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مذکورہ اتھارٹیوں کے تمام ملازمین کی خدمات بھی نئے محکموں کو منتقل کر دی گئی ہیں۔

★ کراچی ۳۱ اگست۔ باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق پاکستان نے لمبے عرصے کے لئے روس سے چودہ کروڑ روپیہ قرض لینے کی درخواست کی ہے۔ تاکہ دونوں ملکوں کی باہمی تجارت بڑھائی جا سکے۔ اطلاع ملی ہے کہ وزیر تجارت پاکستان نے روس کے تجارتی نمائندے کو مطلع کیا ہے کہ روس نے دونوں ملکوں کی تجارت میں اگنا اضافہ کرنے کی جو تجویز پیش کی ہے لمبے قرضے کے بغیر اسے عملی جامہ پہنانا ممکن نہیں۔

★ نئی دہلی ۳۱ اگست۔ شاہ مہندر اور پنڈت نہرو کی بات چیت کے بعد ایک مشترک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ بھارت نیپال کی عام ترقیات میں بدستور امداد دیتا رہے گا۔ اور یہ تعاون دوسرے شعبوں میں بھی کیا جائے گا۔ بھارت اتر پردیش سے ایک سڑک نکالے گا جو وسطی نیپال تک جائے گی۔ تجارت کے معاملے میں دونوں ملک ایک دوسرے سے ترجیحی سلوک کریں گے۔

★ نئی دہلی ۳۱ اگست۔ اتر پردیش کے شمالی پہاڑی علاقے میں چوبیس گھنٹے میں اٹھارہ انچ بارش ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے دریائے شاردا اور دریائے دیوہ، دریائے افسرا اور دریائے کیور میں سخت طغیانی آ چکی ہے۔ اس وقت تک کی اطلاع کے مطابق کئی ہزار گھر مسمار ہو چکے ہیں۔ پچھتر ہزار افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔

★ راولپنڈی ۳۱ اگست۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ بیرونی ملکوں میں جو پاکستانی مقیم ہیں یکم ستمبر سے بونس واؤچر سکیم سے وہ بھی فائدہ اٹھا سکیں گے۔ وہ بینک، منی آرڈر اور پوسٹل آرڈر کے ذریعے جو زر مبادلہ پاکستان بھیجیں گے۔ اس پر انہیں تیس فی صد بونس دیا جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ پاکستان میں ان لوگوں کے رشتہ دار اصل بھیجی ہوئی رقم سے تیس فی صد روپیہ زیادہ وصول کریں گے۔

حصہ داران اسلام پور اسٹیٹ کی اطلاع کیلئے

سابق حصہ داران اراضی اسلام پور اسٹیٹ (سندھ) کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ پانچویں (آخری) قسط وعدہ کے مطابق بھیج دی ہے لیکن ایک غلطی کی بنا پر اس کی اطلاع دفتر ہذا کو بروقت نہیں ہو سکی اب حصہ داران کو بحصہ رسدی تقسیم کرنے کی اطلاع کچھ دنوں تک دیدی جائیگی۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

• لندن ۳۱ اگست۔ برطانیہ کے ممتاز اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے اپنے پارلیمانی نامہ نگار کے حوالے سے اطلاع دی ہے کہ اس سال دولت مشترکہ کے سربراہوں کی کانفرنس منعقد نہیں ہوگی ۱۹۶۰ء کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے کہ دولت مشترکہ کے سربراہوں کا سالانہ اجلاس منسوخ کیا گیا ہے۔

● کراچی ۳۱ اگست پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز اور چین کے محکمہ شہری ہوابازی کے درمیان انٹرلائن فضائی معاہدہ پر دستخط ہو گئے معاہدہ پر پی آئی اے کے منیجنگ ڈائریکٹر ایر کموڈور ایم نور خان اور چینی وفد کے قائد مسٹر شنتو نے دستخط کئے یہ معاہدہ دونوں ملکوں کی فضائی کمپنیوں کے جنرل سیلز کے مسائل کے بارے میں ہے اور اس پر اگلے سال کے شروع میں فضائی سمجھوتہ کے ساتھ عمل درآمد شروع ہوگا۔

● کراچی ۳۱ اگست۔ روسی تجارتی نمائندے نے بتایا ہے کہ روس کے تین بحری جہاز سیمنٹ لے کر مشرقی پاکستان کو روانہ ہو چکے ہیں پاکستان نے کچھ عرصہ پہلے بہت سے ملکوں کی سیمنٹ کی خریداری کے لئے ٹنڈر طلب کئے تھے روس نے سب سے کم قیمت پر سیمنٹ فروخت کرنے کی پیش کش کی تھی جو قبول کر لی گئی۔

• کراچی ۳۱ اگست ریڈیو پاکستان کے ڈائریکٹر جنرل ظہور آذر نے اخباری نمائندوں کو بتایا ہے کہ اگر امریکہ نے بھارت کو "وائس آف امریکہ" کا طاقتور ٹرانسمیٹر دیدیا اور اسے کلکتہ میں نصب کر دیا گیا تو مشرقی پاکستان میں پاکستانی نشریات کے لئے کافی مسائل پیدا ہو جائیں گے انہوں نے کہا ریڈیو پاکستان کے ماہرین نے اس معاملہ پر کافی غور کیا ہے۔

● لاہور ۳۱ اگست پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر جسٹس محمد شریف نے کہا ہے کہ بی اے پارٹ دوم کے نتائج کے بارے میں یونیورسٹی کے شعبہ امتحانات کی مبینہ بے قاعدگیوں کی تحقیقات کرائی جائے گی۔

یونیورسٹی کی طرف سے جاری ہونے والے اعلان میں کہا گیا ہے کہ کسی مرحلہ پر بھی بی اے پارٹ دوم کے نتائج کی ترتیب کے بارے میں بے قاعدگیوں کی شکایت نہیں کی گئی اب اس سلسلہ میں جو الزامات عائد کئے گئے ہیں ان کے بارے میں تحقیقات کرائی جائے گی جب تک تحقیقات مکمل نہیں ہوتی اس سلسلہ میں ایسی کوئی بات نہیں ہونی چاہیئے جس سے اس پر نقصان پڑے۔

• نیویارک ۳۱ اگست۔ روس نے مطالبہ کیا ہے کہ سلامتی کونسل میں دولت مشترکہ کی نشست ختم کر دی جائے اور اس کی بجائے مشرقی یورپ کو نشست دی جائے اقوام متحدہ میں روس کے نائب مندوب مسٹر پلیمن نے اقوام متحدہ کے منشور پر نظر ثانی کے لئے قائم کی جانے والی کمیٹی کے اجلاس میں کہا کہ دولت مشترکہ کو نشست مخصوص کرنے کا معاہدہ ختم کر دیا جائے اور لاطینی امریکہ کو دو کی بجائے ایک نشست دی جائے۔

واضح رہے دولت مشترکہ کی نشست اس وقت گھانا کے پاس ہے۔

تحریک پچیس لاکھ روپے سالانہ

(بقیہ صفحہ ۵)

پر زنگ لگا ہوا ہے جب وہ جماعت سے خارج کئے جائیں گے تو ان میں سے کم سے کم آدھے ضرور واپس آئیں گے اور توبہ کریں گے پھر تمہارا چندہ بھی بڑھ جائے گا تمہاری شان بھی بڑھ جائے گی تمہارے اندر کام کرنے والے آدمی بھی بڑھ جائیں گے تمہارے اندر بیداری بھی بڑھ جائے گی اور تمہاری ترقی کے کئی نئے راستے نکل آئیں گے بہر حال خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے رستوں کو رد نہ کرو اور خدا تعالیٰ کے مامور کے کھولے ہوئے رستوں کو اپنے آپ بند نہ کرو۔ جب خدا ایک علاج پیدا کر دیتا ہے اور انسان اس سے فائدہ نہیں اٹھاتا تو وہ بہت سے فضلوں سے محروم ہو جاتا ہے پس کوشش کرو اور اپنے لئے جماعت میں ایک نیک مقام پیدا کرو اور کوشش کرو کہ تمہیں دنیا میں بھی نیک مقام حاصل ہو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ نومبر ۱۹۲۹ء مطبوعہ اخبار الفضل مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۶۱ء)

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری محمد عظیم صاحب باجوہ ۹۸ G ماڈل ٹاؤن لاہور کے چھوٹے بیٹے عزیز سیف الرحمٰن صاحب انجینئر علی آرڈز کراچی نہایت مختصر علالت کے بعد ۲۸ اگست ۱۹۶۳ء بروز بدھوار کراچی میں وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کا جنازہ اگلے دن ربوہ لایا گیا مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی مرحوم کو عام قبرستان میں امانتاً دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا شمس صاحب نے دعا فرمائی۔

مرحوم نیک اور ہونہار نوجوان تھے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے احباب جماعت دعا کریں تین سال پہلے مکرم چوہدری محمد عظیم صاحب باجوہ کی نوجوان بیٹی فوت ہوئی تھی اب یہ دوسرا صدمہ آپ کو پہنچا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر اور برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رحمتوں سے وافر حصہ دے۔

(بشیر احمد باجوہ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵